سوال

(123) عورت کا جماعت کروانا اور حکومت کرنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عورت کا جماعت کرانا درست ہے یا نہیں؟ عورت کو جماعت کے لیے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا یا نہیں؟ یہ جماعت کس مجبوری کے تحت کرائی گئی تھی؟ دوسرا مسئلہ عورت کی سربراہی کا ہے۔ آیا عورت سربراہ ہے یا نہیں؟ اس کے لیے کوئی ٹھوس ثبوت تحریر کریں۔ (سائل: محمد علی الحدید بازار مغل مارکیٹ لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت عورتوں کی جماعت فرض اور نفلی دونوں میں نمازوں میں کرا سکتی ہے۔ مگر وہ مرد امام کی طرح آگے کھڑی ہو کر امامت نہیں کرا سکتی۔ بلکہ امامت کے وقت عورتوں کی صف میں کھڑی ہوگی اور اس کے جواز کا درج ذیل احادیث پیش خدمت ہیں:

۱۔ عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّخِذَ فِي دَارِهَا مُؤَذِّنًا، فَأَذِنَ لَهَا، وَجَعَلَ لَهَا مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لَهَا، وَأَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَأَنَا رَأَيْتُ مُؤَذِّنَهَا شَيْخًا كَبِيرًا۔ (ابوداود مع عون المعبود: باب امامة النساء ابوداود مع عون المعبود ج ۱ ص ۲۳۰)

''حضرت ام ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہا حافظہ قرآن تھی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنے گھر میں موذن رکھ لے تو آپ نے اس کو موذن رکھنے کی اجازت عنایت فرما دی اور دوسری رایت مین ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک موذن مقرر کر دیا جو اذان دیتا تھا اور آپ نے اس بی بی کو اپنے گھر والوں کی امامت کرانے کا حکم دیا، ان کا یہ موذن بوڑھا شخص تھا۔''

اس حدیث کے دو راوی ولید بن عبداللہ بن جمیع اور عبدالرحمان بن خلاد متکلم فیہ ہیں، مگر امام ابن حبان نے ان دونوں کو ثقہ راوی قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں ولید بن عبداللہ صحیح مسلم کا راوی ہے۔ علامہ عینی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

قلت ذکرھما ابن حبان فی الثقات، قال العینی فی شرح الھدایۃ فالحدیث اذا صحیح۔ (التعلیق المغنی: ج ۱ ص ۴۰۴)

عَنْ رَيْطَةَ الْحَنَفِيَّةِ, قَالَتْ: «أَمَّتْنَا عَائِشَةُ فَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ» (الدار قطنی: باب صلوۃ النساء جماعۃ وموقف امامھن ج ۱ ص ۴۰۳)

''بی بی ریطہ حنفیہ کہتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہم کو فرض نماز پڑھائی اور ہمارے درمیان کھڑی ہوئی تھیں۔''

٣۔ مصنف عبدالرزاق میں یہ حدیث اس طرح ہے :

اَنَ عَائِشَةَ «أَمَّتْهُنَّ وَقَامَتْ يَيْنَهُنَّ فِي صَلَاةِ مَكْتُوبَةٍ»

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کی امامت کرائی اوران کے درمیان کھڑے ہوکر فرض نماز پڑھائی۔ وقال الامام شمس الحق قال النووی فی الخلاصه سنده صحیح۔

۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ حدیث ان الفاظ میں ہے :

عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا كَانَتْ تَؤُمُّ النِّسَاءَ تَقُومُ مَعَهُنَّ فِي الصَّفِّ۔ (التعلیق المغنی ج ا ص ۴۰۵)

''عطاء تابعی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ عورتوں کی امامت کراتی تھیں اور صف کے اندر کھڑی ہوا کرتی تھی۔'' ورواہ الحاکم أیضا من طریق ابن أبی یعلی۔ (تلخیص الجبیر : ۲ ص ۴۲)

۴۔ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ, عَنْ حُجَيْرَةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ, قَالَتْ : «أَمَّتْنَا أُمُّ سَلَمَةَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ بَيْنَنَا» . حَدِيثٌ رَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ, عَنْ قَتَادَةَ فَوَهِمَ فِيهِ, وَخَالَفَهُ الْحُفَّاظُ شُعْبَةُ, وَسَعِيدٌ وَغَيْرُهُمَا (الدار قطنی ج ا ص ۴۰۵)

''حجیرہ بنت حصین کہتی ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہم عورتوں کو عصر کی نماز پڑھائی، پس کھڑی ہوئیں ہمارے درمیان۔'' حجاج بن ارطاۃ راوی کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے مگر امام ابن حجر ارقام فرماتے ہیں :

أَخْبَرَنَا الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قَوْمِهِ، يُقَالُ لَهَا : حُجَيْرَةُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَمَّتْهُنَّ فَقَامَتْ وَسَطًا ولفظ عبد الرزاق اَمتنا ام سلمة فی صلاة العصر فقامت بیننا۔ (تلخیص الجبیر : ج ۲ ص ۴۲)

وقال النووی سنده صحیح واخرج ابن ابی شیبة عن عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ، أَنَّهَا رَأَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَؤُمُّ النِّسَاءَ تَقُومُ مَعَهُنَّ فِي صَفِّهِنَّ (التعلیق المغنی : ج ا ص ۴۰۵)

''بی بی ام الحسن کہتی ہیں کہ میں نے ام سلمہ کو عورتوں کی امامت کراتے ہوئے دیکھا ہے، وہ عورتوں کی صف میں کھڑی ہو کر امامت کراتی تھیں۔''

۷۔ أخرج عبد الرزاق فی مصنفه اخبرنا ابراهیم ابن محمد عن داؤد ابن الحصین عن عکرمة عن ابن عباس قال تؤم المرأة النساء تقوم وسطهن۔ (التعلیق المغنی : ج ا ص ۴۰۴)

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ عورت عورتوں کی امامت کرائے اوران کے درمیان کھڑی ہوا کرے۔''

۸۔ شراح حدیث کی فیصلہ کن آراء :

امام محمد بن اسماعیل الیمانی ارقام فرماتے ہیں : والحدیث (حدیث ام ورقة) دلیل علی صحیة امامة المرأة اهل دارها وان کان فیهم الرجل۔ (سبل السلام : ج ۲ ص ۲)

کہ ام ورقہ والی حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عورت اپنے گھر والوں کی امامت کرا سکتی ہے، خواہ ان میں آدمی بھی ہو۔

عورت کی امامت جائز مگر حکمرانی ناجائز

۱۔ امام التمس الحق فیصلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

ثبت من ھذا الحدیث أن إمامۃ النساء وجماعتھن صحیحۃ ثابتۃ من أمر رسول اللہ ﷺ۔ (عون المعبود : ج ۱ ص ۲۳۰)

''عورتوں کا آپس میں امامت کرنا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق بالکل صحیح اور ثابت شدہ حقیقت ہے۔''

نیز اپنی دوسری کتاب میں ارقام فرماتے ہیں :

وھذا الروایات کلھا تدل علی استحباب إمامۃ المرأۃ للنساء فی الفرائض والنوافل وھذا ھو الحق وبہ یقول الشافعی والاوزاعی والثوری واحمد وابو حنیفۃ وجماعۃ رحمھم اللہ۔ (فتاوی علماء حدیث : ج ۲ ص ۱۸۷)

''یہ تمام حدیثیں دلیل ہیں کہ ایک عورت کا امام بن کر دوسری عورتوں کو فرضی اور نفلی نمازیں باجماعت پڑھانا مستحب امر ہے۔ امام شافعی، امام اوزاعی، امام سفیان ثوری، امام احمد، امام ابوحنیفہ اور علماء کی ایک جماعت کا یہی قول اور فتویٰ ہے۔

۳۔ امام عبدالجبار غزنوی کا فتویٰ : آپ ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں رقمطراز ہیں کہ مطلق امامت اور جماعت کرانا عورتوں کو منع نہیں۔ عورتوں کے واسطے عورت کی امامت جائز ہے، مگر آگے کھڑی ہو کر نہ ہووے سب کے بیچ کھڑی ہووے۔ (التعلیق المغنی : ج ۱ ص ۴۰۵)

۴۔ السید محمد سابق مصری (محقق دور حاضر) إستحباب إمامۃ المرأۃ النساء کے تحت لکھتے ہیں کہ فرض نماز کے لیے کسی عورت کی امامت مستحب ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں کی صف میں کھڑی ہو کر ان کی امامت کرایا کرتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے خوام ورقہ کے لیے مؤذن مقرر کیا تھا اور اس کو اپنے گھر والوں کی امامت کا حکم دیا تھا۔ (فقہ السنۃ : ج ۱ ص ۲۰۰)

۵۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری کے مطابق علامہ کمال ابن ہمام کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ عورت کی امامت جائز ہے۔ (بذل المجھور : ج ۱ ص ۳۳۱)

فیصلہ :

مندرجہ بالا سات روایت بحثیت مجموعی اس مسئلہ میں مضبوط ترین دلیل اور فیصلہ کن کہ ایک عورت دوسری عورت کی صف کے درمیان کھڑی ہو کر فرائض اور نوافل میں ان کی امامت کرا سکتی ہے اور اس کی امامت بلاشبہ صحیح اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق عین سنت ہے۔ اس سنت کو کسی فرضی مجبوری پر محمول کرنا یا اس کو منسوخ خیال کرنا سراسر غلط اور سنت کے خلاف ہے۔ غرضیکہ یہ سنت کل بھی جاری تھی اور آج بھی جاری ہے اور جاری رہے گی۔ ھذا ما عندي واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

جواب نمبر ۲ : عورت اپنی فطرت اور جبلت کے لحاظ سے نہ تو یہ حکومت کرنے کے لیے پیدا کی گئی ہے اور نہ حکومت اس کے بس کا روگ ہے۔ یہ تو بس بچوں کی تولید و تربیت اور گھر کی زیب و زینت کے لیے پیدا ہوئی ہے۔ اس کا حاکم بن جانا اس کی فطرت کے عین خلاف ہے۔ جو کسی ملک و قوم کے حق میں نیک فال نہیں ہو سکتا، چنانچہ جب ایرانیوں نے بوران دخت نامی عورت کو اپنی حکمران بنا لیا تھا تو آپ ﷺ نے ان کے اس فیصلہ پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا :

((لَن یُفلِحَ قَومٌ وَلَّوا أمرَھُم اِمرَأۃً)) (صحیح البخاری کتاب النبی ﷺ الی کسری وقیصر ج ۲ ص ۶۳۷)

''ہرگز نہیں فلاح پائے گی وہ قوم جس نے عورت کو اپنا حکمران بنا لیا۔''

تاریخ گواہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اس پیش گوئی کے تھوڑے عرصہ بعد کسری کی صدیوں پرانی مستحکم ترین سلطنت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قصہ پارینہ بن کر رہ گئی۔ مگر عورت کی حکمرانی

کی نفی سے نماز میں اس کی امامت کی نفی کرنا کسی طرح صحیح نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص414

محدث فتویٰ